کو کتب سماویہ کی عبارتوں سے تطبیق دینے کا طریقہ ایجاد کیا۔ اور اسی طرز کو احادیث صحیحہ و آثار ثابتہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اصلی تفسیر قرآن کریم قرار دیا۔ پھر یہی فکر نو جدید اسلام کا خالق بنا۔

بر بوالہوس نے طرز سخن اختیار کی   اس دور میں اب قدر فکر و نظر کہاں

انگریزی دور حکومت اور امروہی طرز فکر نے نیچریت کو جنم دیا۔ جس کی تردید مفکر اسلام حضرت سید جمال الدین افغانی رح نے رسالہ "تردید نیچریت" میں فرمائی اور اسی دور انقلاب کی دوسری مصیبت تحریف القرآن بصورت "تفسیر قرآن" کی تردید تفسیر فتح المنان معروف بہ تفسیر حقانی میں ہوئی تیسری آفت جو کہ ان دونوں نوزائیدہ فتنوں کو پروان چڑھانے کے لئے سامنے لائی گئی۔ وہ رسالہ "تہذیب الاخلاق" کی اشاعت اور اس پوری جماعت جدید اسلام کا قلمی جہاد ہے جس کے جواب میں دیوبند سے رسالہ "تصفیۃ العقائد" "قاسم العلوم" اور لکھنؤ سے "نور الآفاق" وغیرہ کا سلسلہ جاری ہوا۔

(مولانا) محمد عبد اللہ عمر پوری

محترمی .....

..... شاہ عبدالرحیم رح کا ایک مختصر سا رسالہ "انفاس رحیمیہ" کوئی پچاس برس ہوئے شائع ہو چکا ہے۔ یہ تصوف پر مختصر ہدایات ہیں جو ان کے مکتوبات پر مشتمل ہیں اور جن کو ان کے بیٹے اور شاہ ولی اللہ رح کے بھائی شاہ اہل اللہ نے ترتیب دیا اس میں انقلاب کی زمین تیار کی گئی ہے اور اس کی اولین خشت فلسفۂ اخلاق ہے، جو اس وقت ہماری قوم میں ناپید ہے قومی اخلاق کے بغیر انقلاب پیدا نہیں ہوا کرتے یہاں آجکل یہ حال ہے کہ اخلاق کے معنی ہی کوئی نہیں سمجھتا اس کے دونوں پہلو داخلی اور خارجی تعمیری ہیں۔ مگر ہمارے ہاں تو ہر طرف تخریب ہی تخریب نظر آتی ہے اور ہر مسلمان کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ مجھے کچھ نہ کہو۔ مجھ سے بہتر مہذب قوم ہی دنیا میں پیدا نہیں ہوئی میں ہی دنیا کو تہذیب سکھا سکتا ہوں۔ شاہ عبدالرحیم نے توحید کا سبق سکھا کر قوم کو بیدار کرنا چاہا تاکہ ان کا ایک ضابطۂ اخلاق ترتیب پا جائے اس پر حضرت شاہ ولی اللہ کے فلسفہ کی بنیاد کھڑی ہوئی ہے۔ اس رسالے میں چھوٹے چھوٹے نکتے بڑے عمدہ پیرائے میں بیان کئے ہیں چند ایک یہاں نقل کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں۔

"اے طالب مولا! بنگر کہ از راحت رسانیدن حیوانے بہشتے را جنتی کرد۔ اگر از راحت رسانیدن انسان حضرت رحمان ترا تقرب جمال باکمال خویش رساند و سعید ابدی گرداند بعید نیست، و از اذیت حیوانے بہشتی دوزخی گشت۔